رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا

THE ALHAKAM QADIAN

83

قادیان

الحکم

دور جدید

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بیا در بزم مستان تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

ہفتہ وار

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیاں بینی ✦ دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

مدیر اعلیٰ:- شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدیر مسئول:- شیخ محمود احمد مجاہد مصری عرفانی

چندہ سالانہ
حکومت اور والیان ریاست سے ما
امراء و رؤساء سے صہ
معاونین سے عہ
عوام سے صمہ
ممالک غیر سے ۱۲؍

مدینۃ المسیح
قادیان دار الامان سے ہر انگریزی ماہ ۷، ۱۴، ۲۱ اور ۲۸ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

قیمت فی پرچہ ۲؍

جلد ۳۸ | ۲؍ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ مطابق ۷؍ مئی ۱۹۳۵ء یوم سہ شنبہ | نمبر ۱۶

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مجلس شوریٰ ۱۹۳۵ء

گذشتہ سے پیوستہ

سلسلہ کے پریس کی مضبوطی کا مسئلہ

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ سلسلہ کا پریس مضبوط ہو رہا ہے الفضل روزانہ ہو کر خیر و خوبی سے چل رہا ہے۔ اور ترقی کر رہا ہے۔ اور دیگر اخبارات بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے چل رہے ہیں۔ مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری آواز تمام دنیا میں پھیل سکے۔ اور ہمارے پاس ایسا پریس ہو جو ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بیک وقت ہماری آواز کو پہنچا سکے۔

ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہم ہندوستان کے تمام صوبوں سے بیک وقت اخبارات جاری کر سکیں۔ مگر حضور نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے نمایندگان مجلس شوریٰ کو ایک انگریزی اخبار اور ایک جدید اردو اخبار کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ ہم خوشی سے اس امر کا اعلان کرتے ہیں کہ مجلس مشاورت کے معاً بعد انگریزی اخبار سن رائز بڑی آب و تاب سے عمدہ کاغذ پر اور اچھی شکل و صورت میں شائع ہو گیا۔ اور وہ قوم میں قبولیت حاصل کر رہا ہے ہمارے سلسلہ کے لئے ایک ہفتہ وار انگریزی اخبار کی سخت ضرورت تھی تاکہ ہم ان ملکوں میں جہاں اردو نہیں سمجھی جاتی یا ان اشخاص تک جو اردو اخبارات پڑھنا پسند نہیں کرتے انگریزی پرچہ آسانی سے پہنچ سکے گا۔

اخبار ظفر | ایک ہفتہ وار سیاسی پرچے کی ضرورت کا حضور نے ذکر فرمایا جو

لاہور سے شائع ہوگا۔ جس کا اہتمام ہو رہا ہے۔ جہاں ہیں خوشی سے اس امر کا تذکرہ کر دینا بھی مناسب خیال کرتا ہوں کہ ہمارے ایک معزز دوست نے ہمت کر کے سندھ سے ایک اخبار "البشریٰ" کے نام سے سندھی میں جاری کر دیا ہے جو سندھی مسلمانوں تک ہمارے سلسلہ کی آواز پہنچا سکے گا۔ اللہ تعالیٰ اس اخبار کو بار آور کرے کہ یہ سلسلہ کی ترقی اور اشاعت کا سبب سامان بنیں۔

اخبارات کی ایجنسیاں

حضور نے اپنی تقریر میں

اخبارات سلسلہ کی ایجنسیاں کھولنے کی طرف بھی راہنمائی فرمائی۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اخبارات کی ترقی کا راز ان کی کثرت اشاعت میں پنہاں ہے اور کثرت اشاعت جس عمدگی سے ایجنسیوں کے ذریعے سے ہوتی ہے اور کوئی طریق نہیں حضور نے بیکاری کی مذمت کرتے ہوئے بیکار نوجوانوں کو ارشاد فرمایا کہ وہ سلسلہ کے اخبارات کی ایجنسیاں حاصل کریں۔ یہ وہ طریق ہے۔ جس سے ایک طرف بیکاری کا انسداد ہوگا۔ دوسری طرف اخبارات کی اشاعت بڑھے گی۔ اور سلسلہ کی آواز مضبوط ہو سکے گی ضرورت ہے کہ نوجوان کمر ہمت باندھ کر اس میدان میں آئیں اور سلسلہ کے اخبارات کی اشاعت کے لئے جگہ جگہ ایجنسیاں قائم کریں

الفضل کی ترقیوں کا ذکر

الفضل کے متعلق حضور نے

فرمایا کہ بہت سی تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ جو اس کی ترقی پر دلالت کرتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ الفضل رات کو چھپ کر صبح کی ٹرین سے ایجنسیوں کو چلا جایا کرے۔ اور دوسرے یہ کہ ایسوسی ایٹڈ پریس کی تاریں حاصل کرنے کا انتظام بھی ہو رہا ہے۔ اور یہ انتظام بھی کیا جا رہا ہے کہ ڈاک خانہ رات کو کھلا رہا کرے۔ تاکہ رات رات ساری کارروائی چھپ کر دو سو میل تک کے شہروں میں پہنچ جایا کرے۔

اخبارات کا تذکرہ کرنے کے بعد حضور نے تحریک جدید کے کاموں کی طرف تاکید فرمائی۔ اور ان پر کاربند رہنے کا ارشاد فرمایا

مجلس شوریٰ کی کارروائی

سب سے پہلے نظارت اعلیٰ نے اپنی سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ اور چاہا کہ نمایندگان مجلس شوریٰ کی تعداد مقرر کر دی جائے۔ مگر مجلس شوریٰ کی کثرت رائے نے اس کی مخالفت کی اور حضور نے کثرت سے اتفاق فرما کر منظور فرما لیا۔

پھر مقبرہ بہشتی کی طرف سے ناظر صاحب اعلیٰ نے پہلی تجویز پر سب کمیٹی کا فیصلہ پیش کیا۔ مگر اس کے متعلق دفتری طور پر بعض کاغذات کے دیکھنے کی ضرورت تھی اسلئے اسے دوسرے وقت پر ملتوی کیا گیا۔ اور دوسری تجویز پیش کی مگر وہ بھی ابھی طے نہ ہوئی تھی کہ اجلاس کو نماز ظہر و عصر کے لئے پونے دو بجے برخاست کر دیا گیا۔

نماز کے بعد

پونے تین بجے پھر مجلس بیٹھی اور مقبرہ بہشتی کی دوسری تجویز کثرت رائے سے پاس ہوئی۔ حضور نے اتفاق فرما کر اسے بھی منظور فرما لیا۔

سب کمیٹی امور عامہ

امور عامہ نے غیر احمدی لڑکیوں سے رشتے لینے کے سوال کو حسب فیصلہ مجلس شوریٰ تین سال کے بعد

پیش کیا - اور اس امر پر بڑی سنجیدگی و مدلل بحث ہوئی - مگر کثرت رائے اس طرف تھی کہ غیر احمدی لڑکیاں ابھی مزید تین سال تک نہ لی جائیں - اسلئے حضور نے کثرت سے اتفاق کر کے اسے منظور فرمالیا

میزانیہ کا سوال

سب سے بڑی بات یہ تھی کہ اس سال قوم نے میزانیہ پر قطعاً کوئی بحث نہیں کی بلکہ جو میزانیہ سال جدید کے لئے پیش کیا اسے قوم نے متفقہ طور پر منظور کر لیا - اور حضور نے بھی قوم کے متفقہ فیصلہ کو مسرت اور خوشی سے قبول فرمالیا

تشخیص چندہ

اس کے بعد تشخیص چندہ کا سوال پیش ہوا مگر گفتگو ختم نہ ہو سکی - ۸ بجے اجلاس ختم ہوا - اور نماز مغرب اور عشا جمع کر کے پڑھی گئی

مجلس کے نمائندے دار الحمد میں

آج شام کو حضرت امیر المومنین نے حسب معمول نمائندگان جماعت کو کھانے پر بلایا - تمام نمائندگان و دیگر مدعوین بمعیت قصر دار الحمد میں تشریف لیگئے اور تحریک جدید کے ماتحت حضور نے اپنے تمام مہمانوں کو ایک ہی کھانا دیا - آخر میں منہ میٹھا کرنے کے لئے تھوڑا تھوڑا زردہ دیا گیا - اور حضور خود بہ نفس نفیس اس دعوت میں رونق افروز تھے - حسب معمول دعوت کا داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا - اس دعوت میں ۶۰۴ نمائندگان اور ۲۷۵ مدعوین شریک ہوئے (باقی پھر)

ٹریکٹ سلور جوبلی نمبر
حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم

ہز مجسٹی کنگ ایمپرر کی سلور جوبلی کے موقعہ پر احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن احمدیہ ہوسٹل ایسوسی ایشن - احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ از مولوی ابو الفضل صاحب محمود نے ملکر انگریزی میں نہایت دلچسپ ٹریکٹ شائع کیا ہے - پہلے صفحہ پر جارج پنجم کی تصویر ہے - گورنمنٹ برطانیہ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم اور جماعت کو کشتی نوح میں نصیحتیں کی ہیں - انکا اقتباس اس میں درج ہے - سلور جوبلی کے موقعہ پر اس ٹریکٹ کو کثرت سے شائع کرنا چاہیئے - مندرجہ بالا انجمنوں کے ممبر اپنے سکرٹریوں سے مفت منگوائیں اور باہر کے احباب مولوی ابو الفضل صاحب قادیان سے صرف لاگت پر طلب کریں جو ایک روپیہ سیکڑہ اور آٹھ روپیہ ہزار ہے - یہ ٹریکٹ بہت بڑی تعداد چھپوایا گیا ہے - والسلام

(عبد الوہاب عمر سکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور)

دار الامان کا ہفتہ

حضرت امیر المومنین اور ممبران خاندان نبوت کی طبیعت الحمد للہ اچھی ہے -

حضرت ام طاہر صاحبہ کی طبیعت بدستور ناساز ہے - احباب ان کی بحالی صحت اور درازی عمر کیلئے دعا فرماتے رہیں -

چند روز ہوئے کہ خان بہادر غلام محمد خان صاحب کی صاحبزادی کا رخصتانہ بابو عطاء اللہ پسر بابو شاہ دین صاحب مرحوم کے ساتھ ہوا تھا - بابو عطاء اللہ صاحب نے اس تقریب پر ۳ مئی کی شام کو دعوت ولیمہ دی - اللہ تعالیٰ مبارک کرے -

جناب سید عبد الحمید صاحب کی صاحبزادی کا رخصتانہ بابو محمد اسحٰق صاحب جو محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی پرو پرائٹر دہلی ہاؤس کے بھانجے ہیں - ہوا - انھوں نے ۴ مئی کی رات کو بہت سے احباب کو دعوت ولیمہ دی اللہ تعالیٰ اس تعلق کو بھی جانبین کے لئے بابرکت اور مبارک کرے -

ولادت

مکرم مولانا شمس صاحب کے ہاں ۳۰ اپریل کو لڑکی پیدا ہوئی اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر دے اور مرضی صفات سے متصف فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے -

حضرت امیر المومنین کی طرف سے دعوت

۴ مئی کو حضرت امیر المومنین نے پچاس اشخاص کو قصر خلافت میں دوپہر کے کھانے پر بلایا حضور نے یہ دعوت ان مبلغین کے اعزاز میں فرمائی جو ہندوستان سے باہر تبلیغ و اشاعت کے لئے جا رہے ہیں -

مدرسہ احمدیہ کی طرف سے ٹی پارٹی

۵ مئی کو بعد نماز عصر مدرسہ احمدیہ اور جامعہ کی طرف سے مبلغین کے اعزاز میں دعوت دی گئی اور ایڈریس پیش کیا گیا

محکمہ بجلی کا کام

بجلی کے محکمہ نے قادیان میں ہر طرف بجلی کے کھمبے لگا دیئے ہیں - اس کی وجہ سے قادیان کی سڑکوں پر بڑی رونق معلوم ہو رہی ہے

وفات

افسوس کے ساتھ یہ خبر پڑھی جائے گی کہ حشمت اللہ خان کے دو بچے چند دنوں کے اندر فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ ان کو نعم البدل عطا فرمائے

۳۷ زبانوں میں لیکچر

۴ مئی کی شب کو سلور جوبلی کے سلسلہ میں زیر اہتمام ماسٹر فضل حسین صاحب ۳۷ زبانوں میں لیکچر ہوئے - جس میں ایک لیکچر گونگی زبان میں تھا جو ایک گونگے نوجوان عبد العزیز نے دیا جس کا ترجمہ ماسٹر فضل داد صاحب نے کیا اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اور حضرت مسیح موعود نے ہمارا ہیوند خدا تعالیٰ سے لگا دیا ہے

حضرت مسیح موعود نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم شہنشاہ جارج پنجم کے وفادار رہیں - اسلئے ہم کو اس کا وفادار رہنا چاہیئے -

سیٹھ پیارا لعل صاحب کی دختر کی شادی

سیٹھ پیارا لعل صاحب صراف قادیان ایک بہت شریف الطبع انسان ہیں - ان کے متعلق قادیان کے کبھی آدمی کو کوئی شکایت نہ ہوئی - ان کی بیٹی کی شادی ۲۳ اپریل ۱۹۳۵ء کو مسٹر امر چند صاحب ساکن دوربہ سے ہوئی - آپ افریقہ میں ایک معزز ملازمت پر ملازم ہیں -

ہم سیٹھ پیارا لعل صاحب اور انکے والد بزرگوار سیٹھ کنھیا لال صاحب اور دیگر خاندان کے ممبروں کو بحیثیت قادیان کے ایک معزز اور شریف شہری ہونے کے مبارکباد دیتے ہیں -

ایک گارد کی واپسی

گوجرانوالہ سے پھر ایک گارد واپس آگئی ہے یہ قادیان کی پولیس کے کرتے تھے -

ڈپٹی کمشنر و سپرنٹنڈنٹ پولیس کی آمد

۴ مئی کی شام کو ڈپٹی کمشنر صاحب اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس آئے اور چند منٹ ٹھیر کر واپس چلے گئے

سلور جوبلی

قادیان میں سلور جوبلی کا جشن پورے زور سے منایا جا رہا ہے - انشاء اللہ آئندہ نمبر میں پوری تفصیل ہوگی

درخواست دعا

حضرت مفتی محمد صادق صاحب قبلہ کو سوزش پیشاب کی تکلیف جاری ہے - آپ مزید علاج کے واسطے لاہور تشریف لے جا رہے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ ایسے قیمتی وجود کی صحت اور لمبی زندگی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

عزیز محمد داؤد صاحب عرفانی کی آمد

عزیز محمد داؤد صاحب عرفانی ۵ مئی ۱۹۳۵ء کو بخیر و عافیت گھر پہنچ گئے -

درخواست دعا

محمد شفیق احمد صاحب احمدی شاہجہانپوری کی اہلیہ محترمہ عرصہ سے سخت علیل ہیں - احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

سیرۃ المہدی کا ایک ورق

مولوی امام الدین صاحب سیکھوانی کی قلم سے

مولوی امام الدین صاحب سیکھوانی مولوی جلال الدین صاحب شمس کے والد بزرگوار ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی ہیں۔ حضرت اقدس نے اپنی بعض کتابوں میں بھی آپ کا تذکرہ کیا ہے میں شکریہ سے آپکے مضمون کو آپ کے اپنے الفاظ میں شائع کر دیتا ہوں۔ (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابتداء میں جبوقت اذان ہوتی مسجد مبارک میں تشریف لے آتے اور مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے۔ کیونکہ کئی دوست آتے رہتے تھے۔ سلسلہ گفتگو شروع ہو جاتا۔ تو حضور ان کے جواب دیتے رہتے تھے۔ عصر کے وقت بھی ایسا ہوتا شام کیوقت اوپر چھت پر مسجد مبارک کے بیٹھ جاتے اور گفتگو ہوتی رہتی پھر آپ نماز عشاء پڑھ کر گھر میں تشریف لے جاتے۔

کچھ زمانہ مسجد مبارک کی چھت پر دوستوں کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔ کھانے کے وقت روٹی کے چھوٹے چھوٹے ریزے دسترخوان پر گرتے۔ اور پھر تھوڑا سا ٹکڑا اپنے منہ میں ڈالتے تھے۔ ایک زمانہ تک آپ دوستوں کے ساتھ کھانا کھاتے رہے۔

اکثر دوست جب باہر سے آتے اور کچھ باتیں مخالفوں کی سناتے تو حضور ان کے جواب دیتے رہتے۔

ایک دفعہ ایک حکیم شاہ نواز صاحب راولپنڈی سے تشریف لائے انھوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور نے تو علماء کو بہت تحدیاں کیں اگر حضور پیر مہر علی شاہ گولڑوی پر تحدی قائم کریں تو بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اس کا چار اضلاع پر اثر ہے۔ ضلع جہلم و کوہاٹ و راولپنڈی و پشاور۔

یہ سن کر آپنے اسطرف توجہ فرمائی اور پیر مہر علی شاہ کو مخاطب کر کے ایک اشتہار دیا کہ تم بھی اسوقت پیر کہلاتے ہو اور مجھ پر کفر کا فتویٰ دیتے ہو۔ اور خود مومن بنتے ہو۔ مومن اور کافر کا مقابلہ کے وقت فرق ہو سکتا ہے۔ کہ لاہور میں ایک جلسہ ہو۔ اور اس جلسہ کے درمیان ہم تم دونوں بیٹھ جاویں اور قرآن مجید کی چالیس آیات قرعہ اندازی سے لے لیں ان آیات شریفہ کی تفسیر لکھنی شروع کی جاوے اور تفسیر جدید رنگ کی ہو اور کسی تفسیر کی نقل نہ ہو۔ اور عربی زبان میں ہو اور کچھ اشعار عربی زبان میں ہوں بیس ورق سے کم نہ ہوں اور سات گھنٹے میں لکھی جاوے اور یہ بھی شرط ہے کہ گھر سے کوئی مضمون بنا کر نہ لایا جاوے۔ اس جلسہ میں بیٹھ کر تحریر کرنا اسپر منصف مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی عبداللہ ٹونکی۔ اور مولوی عبدالجبار غزنوی مقرر ہونگے۔ اگر وہ کہدیں کہ پیر مہر علی شاہ نے میری تفسیر کے برابر لکھی ہے۔ تو اسحالت میں میں ہی جھوٹا ٹھیروں گا۔ اگر وہ کہدیں کہ میری تفسیر کے مقابلہ میں ایک حرف بھی نہیں لکھا تو اس حالت میں میں سچا ٹھیروں گا۔

جسوقت یہ اشتہار پیر مہر علی شاہ کو پہنچا تو اس نے بالمقابل یہ اشتہار دیا کہ پہلے مباحثہ کیا جاوے یہ بعد ہوگا۔ ایک تاریخ مقرر کردی کہ میں فلاں وقت تک لاہور پہنچ جاؤنگا آپ بھی آجاویں۔

جسوقت حضرت صاحب کو یہ اشتہار ملا تو آپنے فرمایا کہ مباحثہ کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ فرمایا اس نے یہ تجویز کرلی ہے کہ ہمارے ساتھ پٹھان وغیرہ جاویں گے۔ شور وغیرہ ڈال کر چلے آوینگے۔ کوئی بات نہ ہوگی۔

حضور نے دیکھا کہ اس طریق کو اس نے پسند کیا۔ تو حضور نے دوسرا طریق اختیار کیا کہ گھر بیٹھ کر تفسیر الحمد شریف کی لکھے جس کی میعاد حضور نے ۷۰ دن کی مقرر کردی فرمایا جو فریق اس میعاد کے اندر تفسیر الحمد شریف کی تحریر کرکے شائع نہ کرے وہ فریق جھوٹا سمجھا جاوے گا

مجھے خوب یاد ہے کہ جب میعاد کے تھوڑے دن رہ گئے تھے تو حضور نے تفسیر لکھنی شروع کی تھی۔ اور میعاد کے اندر حضور نے تفسیر طبع کرا کر شائع کردی۔ جسکا مبارک نام اعجاز المسیح رکھا۔ اس میں آپنے یہ پیشگوئی لکھدی کہ جو اس کے جواب لکھنے کے لئے تیار ہوگا وہ ہلاک ہوگا .... اور شرمندگی اٹھائے گا۔

اس میعاد کے اندر پیر مہر علی شاہ نے کوئی کتاب نہیں لکھی اور نہ شائع کی اس میعاد کے بعد ایک کتاب سیف چشتیائی کے نام پر شائع کی۔ جس میں یہ اعتراض کیا گیا کہ حضور نے عربی کتابوں سے مضمون نکال کر تفسیر الحمد شریف کی لکھی جو آپنے سرقہ کیا جس کا نام اعجاز المسیح رکھا گیا ہے

حضور نے اس میں یہ پیشگوئی تحریر کردی تھی کہ جو شخص اس کے جواب دینے کے لئے تیار ہوگا وہ ہلاک ہوگا اور شرمندگی اٹھائے گا۔

جسوقت مولوی محمد حسن سکنہ بھین نے یہ کتاب اعجاز المسیح پڑھی۔ تو انھوں نے مخالفانہ جواب لکھنے کی تیاری کی۔ یعنی کتاب مذکور پر مخالف نوٹ لکھنے شروع کئے۔ خدا کی قدرت وہ اس کے دوران میں ہی مر گیا۔ اور وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جو حضور نے فرمایا تھا جو اس کے جواب لکھنے کے لئے تیار ہوگا وہ ہلاک ہوگا۔ پیر مہر علی شاہ نے حضرت صاحب پر اعتراض کیا کہ عربی کتابوں سے سرقہ کرکے تفسیر لکھی گئی ہے ان کا اپنا مضمون نہیں۔ مولوی کرم الدین کی حضرت اقدس سے اسوقت خط و کتابت شروع ہوئی تھی جنمیں اس نے اپنی سعادت مندی کا اظہار کیا ہوا تھا کہ میں نے حضرت صاحب کی ایک کتاب میں نظم پڑھی جس کے پڑھنے سے مجھے رقت پیدا ہوئی۔ اسی قسم کی خط و کتابت شروع تھی۔ مولوی کرم الدین کو یہ علم تھا کہ پیر مہر علی شاہ نے مولوی محمد حسن کے جو نوٹ تھے وہ منگوا کر اپنی کتاب سیف چشتیائی میں لکھے ہیں۔ بلکہ اس نے سرقہ کیا ہے۔ جو کتاب اپنے نام پر شائع کی ہے۔ اور اس نے یہ لکھا کہ میرا نام نہ لیا جاوے

حضرت صاحب کو جب یہ تحریر پہونچی تو آپنے معلوم کیا کہ چور پکڑا گیا۔ مجھ پر وہ الزام لگاتا تھا وہ خود چور نکلا۔

حضور نے مولوی فضل الدین مرحوم مولوی کرم دین کے پاس بھیجا کہ وہ کتاب معہ نوٹ لاؤ۔ تاکہ مقابلہ کرلیں کہ وہ سیف چشتیائی کتاب کے ساتھ ملتے ہیں یا نہیں۔

غرض حکیم فضل دین صاحب مرحوم مولوی کرم دین کے پاس گئے تو کہا کہ میں اس غرض کیلئے آیا ہوں انھوں نے بڑی کوشش کر کے مولوی محمد حسن کے لڑکے کی معرفت وہ کتاب اعجاز المسیح نوٹوں والی نکلوائی اور وہی نوٹ ایک دوسری کتاب اعجاز المسیح پر درج کرکے وہاں رکھوا دی گئی اور مبلغ دس روپے اس کا معاوضہ دیا گیا۔ حالانکہ ایک روپیہ اس کتاب کی قیمت تھی

حکیم صاحب تب کتاب معہ نوٹ لے کر قادیان میں جلد آگئے۔ جب سیف چشتیائی کو ساتھ

وہ نوٹ ملائے تو وہ مل گئے۔ تو حضور نے فرمایا کہ اب چور پکڑا گیا۔ اب اس کو چھوڑنا اچھا نہیں حضور نے اس کے مخالف مضمون لکھنا شروع کر دیا حکیم صاحب کے نام مطبع تھا۔ وہ کتابی صورت میں چھپنا شروع ہو گیا۔ وہ جو خط مولوی کرم الدین نے لکھے ہوئے تھے۔ وہ بذریعہ اخبارات شائع کر دیئے۔

جب وہ اخبار پیر مہر علی شاہ نے دیکھے تو وہ حیران ہو گیا۔ کہ یہ میرا راز سرقہ کا کس طرح معلوم ہو گیا۔ اس نے مولوی کرم الدین کو گولڑہ بلایا۔ مولوی کرم الدین نے اُن کے پاس جا کر انکار کر دیا کہ میں نے کوئی خط قادیان نہیں لکھا۔ میرے ذمہ الزام لگایا گیا ہے۔ پیر مہر علی شاہ نے کہا کہ اس کے خلاف مضمون لکھ کر اخبار میں شائع کر دے۔ مولوی کرم الدین نے ایک مضمون لکھ کر سراج الاخبار جہلم میں شائع کر دیا کہ حضرت کو میں نے کوئی خط نہیں لکھا میرے ذمہ انھوں نے جھوٹا الزام لگایا ہے۔

جب یہ اخبار یہاں پہنچا تو وہ کتاب جو چھپ رہی تھی بند کرا دی گئی۔ کیونکہ وہ مولوی کرم الدین کی شہادت پر چھپ رہی تھی۔

اس پر حکیم صاحب مرحوم نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا کہ مجھے دھوکہ دے کر نقصان پہنچایا ہے۔ اس کے مقابلہ میں مولوی کرم الدین نے حضرت صاحب پر جہلم میں دعویٰ دائر کر دیا کہ ہمارے مردے کی توہین کی ہے (کیونکہ جب مولوی محمد حسن فوت ہوئے تو شائع کیا گیا تھا کہ یہ پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے۔ یہ مولوی کرم الدین کا بہنوئی تھا اس رشتہ کے لحاظ سے دعویٰ کیا تھا)

جب حضور کو عدالت جہلم نے طلب کیا تو اعلان کر دیا گیا کہ جن دوستوں نے حضرت صاحب کے ہمراہ جانا ہو۔ وہ بٹالہ اسٹیشن پر جمع ہو جاویں سو اس اعلان پر بہت دوست جمع ہوئے ہم تینوں برادر منشی عبدالعزیز پٹواری اور مہر ساون بھی تھے۔

ایک گاڑی حضرت صاحب کے لئے ریزرو کرائی ہوئی تھی۔ حضرت صاحب گاڑی پر سوار ہوئے مولوی عبداللطیف صاحب شہید اور ایک اور آدمی اُن کے ساتھ تھا۔

میں نے ایک رؤیا دیکھی ہوئی تھی جس کو عرصہ ایک سال کا ہوا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ جس مقام پر آپ کو بیٹھے دیکھا تھا۔ اسی مقام پر حضرت صاحب کو بیٹھے دیکھا وہ نقشہ وہ مقام یہ گاڑی ہی تھی۔

حضرت صاحب ایک کتاب مواہب الرحمٰن عربی زبان میں راتوں رات طبع کرا کر اپنے ہمراہ لائے تھے۔ جس میں مقدمہ جہلم کی کامیابی اور مولوی کرم الدین کی ناکامی۔ اور مولوی کرم الدین کے متعلق پیشگوئی تھی کہ کذاب ہے۔ اور بہتان لگانے والا۔

اس کتاب کی راستہ میں اشاعت ہوتی جاتی تھی۔ جب گاڑی لاہور میں پہنچی۔ تو منشی چراغ الدین صاحب مرحوم کے مکان پر حضور مع

سب جماعت کھڑے
نماز کے بعد ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور لوگ کہتے ہیں کہ جب سے حضور نے دعویٰ کیا ہے تب سے فساد شروع ہو گئے ہیں۔

حضور نے جواب میں کہا کہ جب کوئی درزی کے مکان پر جاوے تو وہ دیکھے کہ درزی کپڑے کے تھان پھاڑ رہا ہے۔ کیا وہ ضائع کرتا ہے۔ نہیں وہ قابل استعمال بناتا ہے۔ حضور نے یہ مثال دیکر سمجھایا کہ ہم تو اُن کو قابل استعمال بناتے ہیں۔

صبح پھر گاڑی پر سوار ہو کر جہلم کی طرف روانہ ہوئے۔ آگے جو ہر اسٹیشن پر نظارہ ہوتا تھا۔ وہی لوگ جانتے ہیں جنھوں نے دیکھا۔ ہر اسٹیشن پر اتنی خلقت ہوتی تھی جس کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا تھا گاڑی کے ٹھیرنے پر حضرت صاحب کی گاڑی پر زیارت کے لئے جمٹ جاتے تھے اور اپنی جان کی بھی پروا نہ کرتے تھے۔ اسی طریقہ پر جہلم پہنچے۔ اس جگہ لوگوں کا اژدہام حضور کو گاڑی سے اُترنے نہ دیتا تھا۔ آخر بابو غلام حیدر صاحب آئے انھوں نے بمشکل اُتار کر ایک گاڑی میں سوار کیا۔ اور ایک کوٹھی پر اُتارا۔ لوگوں کے پرے کے پرے حضور کے ساتھ گئے۔ تحصیلدار صاحب نے حضور سے کہا کہ بغیر زیارت یہ حضور نہیں جائیں گے۔ آخر انھوں نے حضور کو کوٹھی پر چڑھا کر ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ سب لوگ زیارت کر کے اپنے اپنے گھروں کو گئے۔

صبح کچہری میں حضور تشریف لے گئے۔ تو وہاں بھی ایک بڑا مجمع تھا۔ حضور نے وہاں ایک تقریر فرمائی۔ آخر کرم الدین کا مقدمہ خارج ہو گیا۔ حضور کامیابی کے ساتھ بخیر و عافیت دارالامان پہنچے۔

مولوی کرم الدین نے حضرت صاحب پر پھر دعویٰ دائر کر دیا کہ کتاب مواہب الرحمٰن میں مجھے کذاب وغیرہ کہا ہے۔ میں مولوی ہوں میری توہین کی ہے مقدمہ قریباً دو سال گورداسپور میں چلتا رہا۔ عدالت گورداسپور میں یہ ثابت ہو گیا۔ کہ یہ شخص کاذب ہے۔ لیکن مرزا صاحب نے اس کو کذاب اور کمینہ کہا یہ جرم لکھ کر پانصد روپیہ حضرت صاحب اور دو صد روپیہ حکیم فضل الدین مرحوم پر جرمانہ کر دیا۔

اسکا اپیل سشن جج امرتسر میں ہوا۔ اس نے جب مولوی کرم الدین صاحب سے حلفی بیان طلب کیا تو اس نے وہی بیان دیا جو عدالت گورداسپور میں دیا تھا۔ کہ کاذب نہیں بلکہ مجھے کذاب کہا گیا۔

فاضل سشن جج نے کہا کہ اگر تمھیں چھوٹا الو کہا جاوے تو رنج نہیں۔ اگر بڑا الو کہا جاوے تو رنج۔ اس پر سشن جج فیصلہ کرتا ہوا کہتا ہے کہ اگر مرزا صاحب تم کو اس سے بڑھ کر الفاظ کہیں تو اُن کا حق ہے۔ حضرت صاحب نے ایک پیشگوئی میں اسکو ایسے ہی رنگ میں ادا کیا ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے حضرت کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ یہ کذاب۔ بہتان لگانے والا ہے کیونکہ مسلمانوں میں اس کا نام کذاب وغیرہ رکھا گیا ہے

ناموں کے ساتھ مقابلہ کرنا اچھا نہیں ہوتا دیکھو فرعون۔ نمرود۔ شداد وغیرہ کے نام پر کوئی باپ اپنی اولاد کے نام نہیں رکھتا کیونکہ انھوں نے خدا کے رسولوں کی مخالفت کی تھی۔ خدا تعالیٰ سب کو اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔

روایات

جناب قاضی محمد یوسف صاحب آف پشاور

ایک امریکن مسلمان

۱۹۰۴ء میں ماہ جولائی کے ایام میں امریکہ کے ایک شہر فلاڈلفیا میں ایک شخص اینڈرسن نامی مسلمان ہوا۔ حضرت نے اس کا نام حسن تجویز فرمایا۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا کہ مجھے آپ سے بڑی محبت ہے۔ میں اپنا نام احمد اینڈرسن حسن رکھنا چاہتا ہوں۔ نیز لکھا کہ اگر آپ کوئی سارٹیفکیٹ دیتے ہوں تو مجھے بھیج دیجئے تاکہ میں لوگوں کو دکھا سکوں حضرت اقدس نے فرمایا کہ لکھ دیا جائے کہ سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں۔ ضرورت کے وقت اسلام کا اظہار کرو۔ عبادت کے وقت عبادت کرو عقائد کا اظہار کرو۔

ہل پالمر کے بسکٹوں کی تحقیقات

انہی ایام میں حضور نے مسٹر عبداللہ کوئیلیم کو لورپول انگلستان میں خط لکھا کہ وہ ہل پالمر سے اس کے بسکٹوں کے اجزاء دریافت کریں مسٹر عبداللہ کوئیلیم نے لکھا کہ کارخانہ والوں نے مجھے اجزا بتانے سے انکار کر دیا ہے۔ اسلئے میں سفارش نہیں کر سکتا کہ سؤر کی چربی استعمال نہیں ہوگی۔ اس پر حضور نے ہندوستان کے بسکٹ کھانے کے لئے [illegible]ل فرمایا

قاضی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اسدن سے اس کارخانہ کے بسکٹ نہیں کھائے۔

ایک دری

ان ایام میں مولوی محمد علی صاحب نے حضرت اقدس کے منشاء کے ماتحت مجھے کتب خانہ کا انچارج بنا دیا۔ ایک دن عصر کی نماز کے وقت حضور تشریف لاتے میں نے جلدی سے ایک دری بچھا دی۔ حضور نے اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ مجھے خوشی ہوئی کہ یہ دری اپنے پاس رکھ لوں گا۔ مگر نماز کے بعد مفتی محمد صادق صاحب آئے اور انھوں نے کہا کہ یہ دری میری ہے۔ اور لے گئے۔ محمد افضل صاحب مرحوم ایڈیٹر البدر اس نماز میں موجود تھے انھوں نے ان نمازیوں کے اسماء البدر میں شائع کر دیئے تھے۔

آتمارام مجسٹریٹ

ایک آریہ مجسٹریٹ جس کا نام آتمارام تھا۔ اور جو محض شرارت سے حضرت کے مقدمہ کو لمبا کر کے تنگ کر رہا تھا۔ اس کے متعلق حضور نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ اس کو شہتیر لگتے ہیں۔ دوسرے ہی دن اُس کو تار آیا کہ تمہارے بیٹوں کو طاعون ہو گئی ہے۔

دعا کیلئے کمرہ

حضور جہاں رہتے تھے وہاں دعا کے لئے ایک کمرہ مخصوص فرما لیا کرتے تھے گورداسپور میں ایک غسل خانہ کے لئے مخصوص کر دیا تھا حضور جب دعا کرتے تھے تو بہت کراہ کراہ کر دعا کرتے تھے۔ آپ کبھی کسی ایسے مکان کی چھت پر نہ رہتے تھے جس پر منڈیر نہ ہو۔ چنانچہ گورداسپور میں حضور نے اپنے خرچ سے کرایہ کے مکان میں جو آریہ کا تھا۔ جنگلہ لگوا لیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات

85

(سلسلہ کے لئے دیکھیئے اخبار الحکم ۲۸ر اپریل ۱۹۳۵ء)

ایک ہندو کو رامچندر کے خدا ہونے - یا خدا تعالیٰ کے خالق ہونے پر بحث کرو - اسوقت تمہیں ایک لذت اور سرور آئے گا کہ تمہارا خدا کیسا قادر مطلق - محی - ممیت - خالق کل شیئے خدا ہے - اور برخلاف اس کے مخبوں نے رامچندر جیسے کھانے پینے کے محتاج انسان کو خدا بنایا ہے - جب یہ کہیں گے کہ اس کی بیوی کو راون نکال کر لے گیا - تو کس قدر شرم اس خدا کے ماننے والوں کو دامنگیر ہوگی - کہ عجیب خدا ہے کہ جو اپنی بیوی کی بھی حفاظت نہیں کر سکا

ایسا ہی آریہ جب اپنے خدا کی یہ صفت مخالف سے سنے گا - کہ اس نے ایک ذرہ بھی پیدا نہیں کیا - اور وہ اپنے کسی بڑے سے بڑے پریمی اور بھگت کو بھی کبھی نجات نہیں دے سکتا - یا اس نے ایسی شریعت انسانوں کے لئے بنائی کہ ایک مرد اپنی بیوی کو اولاد نہ ہونے کی صورت میں دوسرے مرد سے اولاد پیدا کرنے کے واسطے ہمبستری کی اجازت دے سکتا ہے - تو اسے کیسا شرمندہ ہونا پڑے گا -

اگر اس میں غیرت اور حیا کا کوئی مادہ باقی ہو - لیکن مسلمان کیسا خوش ہوگا - اور اس کی امیدیں کیسی وسیع ہوں گی - جب اپنے خالق کل شیئ اور قدوس سبحان خدا کو پیش کرتا ہے -

پس یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا - چنانچہ فرمایا ہے ان اللّٰہ لا یضیع اجر المحسنین انبیاء اور ابرار کا نام ابد تک زندہ رہتا ہے - گذشتہ زمانہ کے بادشاہوں یہاں تک قیصر و کسرے کا کوئی نام بھی نہیں لیتا - برخلاف اس کے خدا تعالیٰ کے راستبازوں اور برگزیدوں کی دنیا مداح ہے -

دیکھو ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کس قدر عظمت دنیا میں قائم ہے ۴۹ کروڑ مسلمان آپ کے نام لینے والے موجود ہیں جو ہر وقت آپ پر درود پڑھتے ہیں - کیا کوئی قیصر و کسریٰ پر بھی درود پڑھتا ہے -

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کس قدر عظمت ہوئی ہے - یہاں تک کہ نادانوں نے اپنی جہالت اور کم دانشی کی وجہ سے اُن کو خدا بنا رکھا ہے -

اصل بات یہ ہے کہ رسولوں کا طبقہ مصائب اُٹھا کر دنیا سے گذر گیا - مگر اُن کا خدا کے لئے دنیا کے عیش و آرام کو چھوڑ کر طرح طرح کے آلام و مصائب کے بار کو اُٹھا لینا اُن کی عظمت کا باعث ہو گیا - یہ بات نہیں ہے کہ خدا کے محبوبوں کو تکالیف آتی ہیں - ان کی تکالیف میں ایک لطیف سر ہوتا ہے - ان پر اس لئے سب سے زیادہ تکالیف اور مصائب نہیں آتی ہیں - کہ تباہ ہو جائیں بلکہ اس لئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ پھل اور پھول میں ترقی کریں۔

دیکھو دنیا میں ہر جوہر قابل کے لئے خدا نے یہی قانون ٹھیرایا ہے - کہ اول وہ صدمات کا تختہ مشق بنایا جاتا ہے - کسان زمین میں ہل چلا کر اس کا جگر پھاڑتا ہے - اور اس مٹی کو بار بار ایسا کرتا ہے - یہاں تک کہ ہوا کے جھونکے اُسے ادھر اُدھر لئے پھرتے ہیں - نادان خیال کرے گا کہ زمیندار نے بڑی غلطی کی - جو اچھی بھلی زمین کو خراب کر دیا - مگر عقلمند خوب سمجھتا ہے کہ جب تک زمین کو اس درجہ تک نہ پہنچایا جاوے کہ وہ پھل پھول پیدا کرنے کی قابلیت کے جوہر نہیں دکھا سکتی - اسی طرح اس زمین میں بیج ڈالدیا جاتا ہے - جو خاک میں مل کر بالکل مٹی کے قریب ہو جاتا ہے - لیکن کیا وہ دانے اس لئے مٹی میں ڈالے جاتے ہیں - کہ زمیندار ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے نہیں نہیں وہ دانے اس کی نگاہ میں بہت ہی بیش قیمت ہیں - اس کی غرض ان کو مٹی میں گرانے سے یہ ہے کہ وہ پھلیں اور پھولیں اور ایک ایک کی بجائے ہزار ہزار ہو کر نکلیں -

جبکہ ہر جوہر قابل کے لئے خدا نے یہی قانون رکھا ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں کو مٹی میں پھینک دیتا ہے - اور لوگ اُن کے اوپر چلتے ہیں اور پیروں کے نیچے کچلتے ہیں - مگر کچھ وقت نہیں گذرتا کہ وہ اس سبزہ کی طرح (جو خس و خاشاک میں دبے ہوئے دانے سے نکلتا ہے) نکلتے ہیں اور ایک دیکھنے والا تعجب کرتا ہے - یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے کہ وہ ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں - لیکن نہ اس کے لئے غرق کئے جائیں بلکہ اس لئے کہ ان موتیوں کے وارث ہوں جو دریائے وحدت کی تہ میں ہیں - وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں - نہ اسلئے کہ جلائے جائیں بلکہ اس غرض کے لئے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا تماشا دکھایا جاوے - غرض اُن سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور ہنسی کی جاتی ہے - اُن پر لعنت کرنا ثواب کا کام سمجھا جاتا ہے - یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنا جلوہ دکھاتا ہے جو اسوقت دنیا کو ثابت ہو جاتا ہے - اور غیرت الٰہی اُس غریب کے لئے جوش مارتی ہے - اور ایک ہی تجلی میں اعدا کو پاش پاش کر دیتی ہے - سو اول نوبت دشمنوں کی ہوتی ہے - اور آخر اس کی باری آتی ہے - اس طرف خدا تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے

والعاقبۃ عند ربک للمتقین

پھر خدا تعالیٰ کے ماموروں پر مصائب اور مشکلات کے آنے کا ایک یہ بھی سر ہوتا ہے - تا اُن کے اخلاق کے نمونہ دنیا کو دکھائے جائیں اور اس عظیم الشان بات کو دکھائے جو ایک معجزہ کے طور پر ان میں ہوتی ہے وہ کیا؟

استقامت

استقامت ایک ایسی چیز ہے کہ کہتے ہیں - کہ

الاستقامۃ فوق الکرامۃ -

حضرت ابراہیم علیہ السلام میں یہ استقامت ہی تو تھی کہ خواب میں حکم ہوا کہ تو بیٹا ذبح کر حالانکہ خواب کی تعبیر اور تاویل بھی ہو سکتی تھی - مگر خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان اور دل میں ایسی قوت اور ایسی استقامت ہے کہ یہ حکم پاتے ہی معاً تعمیل کے واسطے تیار ہو گئے اور اپنے ہاتھ سے نوجوان بیٹے کو ذبح کرنے لگے -

آجکل اگر کسی کا بچہ امراض میں مبتلا رہ کر مرجاوے تو خدا تعالیٰ کی نسبت ہزار شکوک پیدا ہو جاتے ہیں اور شکوہ شکایت کے لئے زبان کھولتے ہیں - لیکن ایک ابراہیم ہے کہ بیٹے کی محبت کو کچل ڈالا - اور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے کو تیار ہو گیا - ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا - ایسے آدمیوں کے کلمات طیبات قرار دیئے جاتے ہیں - اور اُن کو ذریعہ دعا و اُن کے ٹکڑوں کو متبرک قرار دیا جاتا ہے یاد رکھو مومنوں کا ایلام بزنگ انعام ہو جاتا ہے اور اس سے عوام کو حصہ نہیں دیا جاتا - رسول اللہ صلے اللہ علیہ کی ۲۳ سالہ زندگی جو مکہ میں گذری اس میں جس قدر مصائب اور مشکلات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آئیں ہم اُن کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے - دل کانپ اٹھتا ہے - جب اُن کا تصور کرتے ہیں - اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی حوصلگی - فراخ دلی استقلال اور عزم و استقامت کا پتہ ملتا ہے - کیا وہ وقار انسان ہے کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں - مگر اُس کو ذرہ بھی جنبش نہیں دیتے وہ اپنے منصب کے ادا کرنے میں ایک لمحہ سست اور غمگین نہیں ہوا - وہ مشکلات اس کے ارادے کو تبدیل نہیں کر سکتیں - بعض لوگ غلط فہمی سے کہہ اٹھتے ہیں کہ آپ تو خدا کے حبیب مصطفےٰ اور مجتبےٰ تھے - پھر یہ مصیبتیں اور مشکلات کیوں آئیں - میں کہتا ہوں کہ پانی کے لئے جب تک زمین کو کھودا نہ جاوے

۳ اور اپنی نصرت دکھاتا ہے

اس کا جگر پھاڑا نہ جاوے وہ کب نکل سکتا ہے کتنے گز گہرا زمین کو کھودتے چلے جائیں۔ تب کہیں جا کر خوشگوار پانی نکلتا ہے۔ جو مایہ حیات ہوتا ہے۔ اسیطرح وہ لذت جو خدا تعالےٰ خدا تعالیٰ کی راہ میں استقلال اور ثبات قدم دکھانے سے نہیں ملتی۔ جب تک اُن مشکلات اور مصائب میں سے ہو کر انسان نہ گذرے وہ لوگ جو اس کوچہ سے بے خبر ہیں۔ وہ ان مصائب کی لذت سے کب آشنا ہو سکتے ہیں۔ اور کب اُسے محسوس کر سکتے ہیں۔

انھیں کیا معلوم ہے کہ جب آپ کو کوئی تکلیف پہنچتی تھی اندر سے ایک سرور اور لذت کا چشمہ پھوٹ نکلتا تھا۔ خدا تعالیٰ پر توکل اس کی محبت اور نصرت پر ایمان پیدا ہوتا تھا۔

محبت ایک ایسی شے ہے۔ وہ سب کچھ کرا دیتی ہے۔ ایک شخص کسی پر عاشق ہوتا ہے تو معشوق کے لئے کیا کچھ نہیں کر گذرتا۔ ایک عورت کسی پر عاشق تھی۔ اُس کو کھینچ کھینچ کر لاتے تھے۔ اور طرح طرح کی تکلیفیں دیتے تھے۔ ماریں کھاتی تھی۔ مگر وہ کہتی تھی کہ مجھے لذت ملتی ہے۔

(از الحکم ۱۰ر جولائی سنہ ۱۹۰۰ء)

جبکہ جھوٹی محبتوں فسق و فجور کے رنگ میں جلوہ گر ہونے والے عشق میں مصائب اور مشکلات کے برداشت کرنے میں ایک لذت ملتی ہے۔ تو خیال کرو کہ وہ جو خدا تعالیٰ کا عاشق زار ہو۔ اُس کے آستانہ الوہیت پر نثار ہونے کا خواہشمند ہو وہ مصائب اور مشکلات میں کس قدر لذت پا سکتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حالت دیکھو۔ مکہ میں اُن کو کیا کیا تکلیفیں پہنچیں بعض اُن میں سے پکڑے گئے۔ قسم قسم کی تکلیفوں اور عقوبتوں میں گرفتار ہوئے۔ مرد تو مرد بعض مسلمان عورتوں پر اس قدر سختیاں کی گئیں کہ اُن کے تصور سے بدن کانپ اُٹھتا ہے اگر وہ مکہ والوں سے مل جاتے تو اسوقت بظاہر وہ اُن کی بڑی عزت کرتے۔ کیونکہ وہ اُن کی برادری ہی تو تھے۔ مگر وہ کیا چیز تھی جس نے اُنکو مصائب اور مشکلات کے طوفان میں بھی حق پر قائم رکھا وہ وہی لذت و سرور کا چشمہ تھا جو حق سے پیار کی وجہ سے اُن کے سینوں سے پھوٹ نکلتا تھا۔

ایک صحابی کی بابت لکھا ہے کہ جب اُس کے ہاتھ کاٹے گئے تو اس نے کہا کہ میں وضو کرتا ہوں۔ آخر لکھا ہے کہ سر کاٹو تو سجدہ کرتا ہوا مر گیا۔

اُسوقت اُس نے دعا کی کہ یا اللہ حضرت کو خبر پہنچا دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسوقت مدینہ میں تھے۔ جبریل نے جا کر السلام علیکم کہا۔ اور آپ نے علیکم السلام کہا اور اس واقعہ پر اطلاع ملی۔

غرض اس لذت کے بعد جو خدا تعالیٰ میں ملتی ہے ایک کیڑے کی طرح کچل کر مر جانا منظور ہوتا ہے اور مومن کو سخت سے سخت تکالیف بھی آسان ہی ہوتی ہیں۔ سچ پوچھو مومن کی نشانی ہی یہی ہوتی ہے کہ وہ مقتول ہونے کے لئے تیار رہتا ہے اسی طرح اگر کسی شخص کو کہدیا جاوے کہ یا نصرانی ہو جا یا قتل کر دیا جائے گا۔ اُسوقت دیکھنا چاہیئے کہ اس کے نفس سے کیا آواز آتی ہے۔ آیا وہ مرنے کے لئے سر رکھ دیتا ہے۔ یا نصرانی ہونے کے لئے ترجیح دیتا ہے۔ اگر مرنے کو ترجیح دیتا ہے تو وہ مومن حقیقی ہے۔ ورنہ کافر ہے۔

غرض ان مصائب میں جو مومنوں کو آتے ہیں اندر ہی اندر ایک لذت ہوتی ہے۔ بھلا سوچو تو سہی کہ اگر یہ مصائب لذت نہ ہوتے۔ تو انبیاء علیہم السلام اُن مصائب کا ایک دراز سلسلہ کیوں کر گذارتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی ایک عجیب نمونہ ہے۔ اور ایک پہلو سے ساری زندگی ہی تکلیفات میں گذری۔ جنگ احد میں آپ اکیلے ہی تھے۔ لڑائی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی نسبت رسول اللہ ظاہر کرنا آپ کی کس درجہ کی شوکت جرأت اور استقامت کو بتاتا ہے۔

میں سچ کہتا ہوں کہ انسان جب تک اس کوچہ میں داخل نہ ہو اسے لذت ہی نہیں آتی یہ ایک ایسی لذت ہے۔ جس کی طرف اللہ تعالیٰ ہر مومن کو بلاتا ہے۔ جس طرح اور لذتوں کا مزہ چکھتے ہو۔ اس کا بھی مزا چکھو۔ اور تلاش کرنیوالے پا لیتے ہیں۔ اسطرف سے اگر تکاہل اور تساہل ہوگا تو اُدھر سے بھی حرکت ہوگی۔ اِدھر سے مجاہدہ ہوگا تو اُدھر سے بھی حرکت ہوگی۔

مجاہدہ ایک ایسی شے ہے کہ اس کے بدوں انسان کسی ترقی کے بلند مقام کو پا نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے:۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا جو لوگ ہم میں ہو کر مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہم اُن پر اپنی راہیں کھول دیتے ہیں۔

غرض مجاہدہ کرو۔ اور خدا میں ہو کر کرو۔ تاکہ خدا کی راہیں تم پر کھلیں۔ اور اُن راہوں پر چل کر تم اس لذت کو حاصل کر سکو جو خدا میں ملتی ہے۔ اس مقام پر مصائب اور مشکلات کی کچھ حقیقت نہیں رہتی۔ یہ وہ مقام ہے جس کو قرآن شریف کی اصطلاح میں شہید کہتے ہیں۔ لوگوں نے شہید کے معنی صرف یہی سمجھ رکھے ہیں کہ کسی کافر یا غیر مسلم کے ساتھ جنگ کی اور اُس میں مارے گئے تو بس شہید ہو گئے۔ اگر اتنے ہی معنی شہید کے لئے جاویں تو پھر مخالفوں کو بہت بڑی گنجائش اعتراض کی رہتی ہے۔ اور غالباً یہی وجہ ہے کہ عیسائیوں اور آریوں نے اسلام کو تلوار کے ذریعہ سے پھیلنے والا مذہب قرار دیا ہے۔ اگرچہ اُن لوگوں کی سخت نادانی ہے کہ وہ بدوں دریافت کئے اصل حقیقت کے اعتراض کر دیتے ہیں۔ مگر

ہم کو اُن مولویوں پر بھی افسوس ہے جنھوں نے قرآن شریف کے حقائق کو پیش نہیں کیا۔ اور خیالی اور فرضی تفسیریں اور مصنوعی قصے بیان کر کے اسلام کے پاک اور خوشنما چہرہ پر ایک پردہ ڈالدیا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ جو خود اسلام کا محافظ اور ناصر ہے وہ اب چاہتا ہے۔ کہ اسلام کا پاک اور درخشاں چہرہ دکھایا جائے چنانچہ یہ سلسلہ جو اس نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ الٰہی نصرت کا وقت آ پہنچا اور اسلام کی عزت اور جلال کے دن آ گئے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی تائیدیں اور نصرتیں جو ہمارے شامل حال ہیں۔ یہ آج کسی مذہب کے پیرو کو نصیب نہیں۔ اور ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ کوئی اہل مذاہب ہے جو اسلام کے سوا اپنے مذہب کی حقانیت پر تائیدی اور سماوی نشان پیش کر سکے۔ خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ یہ اس حفاظت کے وعدہ کے موافق ہے جو اس نے **انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون** میں کیا ہے۔

میرا مطلب یہ تھا کہ شہید کے معنی صرف یہی نہیں کہ غیر مسلم کے ساتھ جنگ کر کے مر جانیوالا شہید ہوتا ہے ان معنوں ہی نے اسلام کو بدنام کیا۔ اور اب بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر سرحدی نادان مسلمان بیگناہ انگریزوں کو قتل کرنے میں ثواب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ آئے دن ایسی وارداتیں سننے میں آتی ہیں۔

پچھلے دنوں کسی سرحدی نے لاہور میں ایک میم کو قتل کر دیا تھا۔ اُن احمقوں کو اتنا معلوم نہیں کہ یہ شہادت نہیں بلکہ قتل بے گناہ ہے۔

اسلام کا یہ منشا ہرگز نہیں ہے کہ وہ فتنہ و فساد برپا کرے۔ بلکہ اسلام کا مفہوم ہی صلح اور آشتی کو چاہتا ہے۔ اسلامی جنگوں پر اعتراض کرنے والے اگر یہ دیکھ لیتے کہ اُن میں کیسے احکام جاری ہوتے تھے۔ تو وہ حیران رہ جاتے بچوں۔ بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہیں کیا جاتا تھا۔ جزیہ دینے والوں کو چھوڑ دیا جاتا تھا۔ اور اُن جنگوں کی بنا دفاعی اصول پر تھی۔

ہمارے نزدیک جو جاہل پٹھان اسطرح بیگناہ انگریزوں پر پڑتے ہیں اور اُن کو قتل کرتے ہیں۔ وہ ہرگز شہادت کا درجہ نہیں حاصل کرتے بلکہ وہ قاتل ہیں۔ اور اُن کے ساتھ قاتلوں کا سا سلوک ہونا چاہیئے۔

تو شہید کے معنی یہ ہیں کہ اسی مقام پر اللہ تعالیٰ ایک خاص قسم کی استقامت مومن کو عطا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر مصیبت اور تکلیف کو ایک لذت کے ساتھ برداشت کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے پس **اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم** میں منعم علیہ گروہ میں سے شہیدوں کا گروہ بھی ہے۔ اور اس سے یہی مراد ہے کہ استقامت عطا ہو۔ جو جان تک دینے میں بھی قدم کو ہلنے نہ دے۔

(باقی آئندہ)

86

پولیس کے حکام بالا توجہ فرمائیں

(۱)

احمد علی بٹ کو سزا دینی ضروری ہے

اخبار الحکم میں آج تک پولیس کے خلاف کچھ نہیں لکھا گیا تھا۔ مگر اب مقامی پولیس کی امن سوز حرکات اسقدر بڑھ گئی ہیں کہ میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ سلسلہ کے ہر ایک اخبار کا فرض ہے۔ کہ وہ اسوقت تک مقامی پولیس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرے جب تک ہماری آواز کوشش کر حکام امن پسند ملازمان کا تقرر قادیان میں نہ کرادیں۔

سب سے پہلا امر جو حکام کی توجہ قابل ہے وہ احمد علی بٹ کا معاملہ ہے۔

احمد علی بٹ ایک مشہور مفسد سپاہی تھا جسکے متعلق متعدد شکایات پیدا ہوئیں۔ اور ان میں سے اکثر مقامی افسران کے نوٹس میں لائی گئیں۔ مگر ان پر کوئی توجہ نہیں ہوئی۔

میں اب ضروری سمجھتا ہوں کہ پولیس کے ان ملازمین کے متعلق مفصل حالات اخبار میں یکے بعد دیگرے شائع کروں۔ تاکہ پبلک کو اور پولیس کے ذمہ دار افسران کو معلوم ہوسکے کہ ہماری شکایات بالکل درست اور بجا ہیں۔

سب سے پہلے میں احمد علی بٹ کو لیتا ہوں۔

احمد علی بٹ کارخاص کا سپاہی تھا۔ اور سفید کپڑوں میں پھرتا تھا۔ وہ قادیان کے ہر شخص سے ملنے کی کوشش کرتا تھا کہ جس طرح ممکن ہو قادیان کا امن برباد ہو۔ اور اس کی غرض یہ ہوتی تھی کہ جماعت احمدیہ کے خلاف غلط رپورٹیں مہیا کرے۔ تاکہ حکام بالا کو حکومت کی ایک وفادار جماعت سے بدظن ہونے کا موقع ملے۔ اور چونکہ وہ ایک نہایت ہی شیخی بگھارنے والا شخص تھا۔ وہ اکثر لوگوں کو یہ کہہ کر کہا کرتا تھا کہ

میرے جیسا قانون کوئی نہیں جانتا۔ میں نائب کورٹ انسپکٹر رہا ہوں۔ میری معاملہ فہمی کی وجہ سے سالہا سال خان بہادر عبد العزیز خان صاحب نے مجھے اپنی اردلی میں رکھا۔ میں قادیان کی چوکی میں ایک خاص آدمی ہوں۔ جو یہاں کی ڈائریاں لیکر گورنر صاحب کے پاس جاتا ہے۔

یہ وہ باتیں ہیں جو اس نے متعدد مرتبہ لوگوں میں بیان کیں۔ اور خود میرے دفتر میں آکر کئی دفعہ فخراً بیان کیں۔

اور جس دن برادرم مکرم محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی کو احرار نے مارا ہے۔ اس نے ان میں سے اکثر باتیں کسی احمدیوں کے سامنے دہرائیں

میں نہیں جانتا کہ ایک کارخاص کے سپاہی کے لئے کس حد تک جائز ہے کہ وہ اپنے مفوضہ کام کے متعلق لوگوں میں چرچا کرے اور اس سے اس کام کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے

مجھے نہیں معلوم کہ احمد علی بٹ قادیان کی چوکی سے کوئی ڈائری ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کے پاس لے کر گیا تھا یا نہیں۔

اگر نہیں گیا تو اسکا یہ کہنا سوائے اس کے کوئی کوئی مطلب نہیں رکھتا کہ وہ لوگوں کو اپنے متعلق مرعوب کرسکے۔ کہ وہ اسقدر اہم آدمی ہے جو گورنر پنجاب تک رسائی رکھتا ہے۔

اور اگر حقیقت میں قادیان کی کوئی ڈائری گورنر صاحب کے پاس وہ لے کر گیا تھا۔ تو کارخاص کے معنی ہی بتلاتے ہیں کہ اس کا یہ اظہار اس کے فرض منصبی کے بالکل خلاف تھا۔

واقعات کچھ بھی ہوں وہ گیا یا نہ گیا۔ مگر اس کا یہ فعل دونوں طرح غیر مستحسن تھا کہ اس نے لوگوں کو مرعوب کرنا چاہا۔ تو یقیناً یہ فعل حکام بالا کی نگاہ میں قابل مواخذہ ہوگا۔ کیونکہ پولیس مرعوب کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ قیام امن کے لئے ہے۔

اور اگر وہ گورنر صاحب کے پاس ڈائری لے کر گیا اور اس نے اس راز کو افشا کیا تو ایسا شخص جو حکومت کے راز کی پرواہ نہ کرے۔ وہ دوسروں کے ساتھ جو کچھ بھی ناجائز سلوک کرے وہ کم ہے۔

احمد علی بٹ کی احرار سے سازباز

احمد علی بٹ تو ملازم سرکاری تھا۔ مگر وہ احرار کے ساتھ ایسے دوستانہ تعلقات رکھتا تھا کہ جب تک ایک آدھ دفعہ روزانہ دفتر احرار میں جا نہ لے اسے چین نہیں آتا تھا۔ ہم اگر یہ کہتے کہ وہ احرار سے سازباز رکھتا ہے۔ تو شاید کسی کو یقین نہیں آتا۔ مگر قادیان کے لوگوں نے ایکدن دیکھا کہ احمد علی بٹ احراری جھنڈا جو پہلے ایک معمولی بانس سے بندھا ہوا تھا یا اسکو یونین جیک کی طرح باندھ رہا ہے۔ لوگ حیران ہوئے اور دیکھنے والوں کو تعجب آیا کہ

پولیس کا سپاہی احرار کا جھنڈا باندھ رہا ہے

یہ خبر سارے شہر میں پھیلی۔ اور ہمارے کانوں تک بھی پہنچی۔ مگر ہم خیال کرتے تھے کہ پولیس کے ایک فرد کی کارروائی ہے۔ اس کے لئے قادیان کی پولیس کو بدنام کرنا مناسب نہیں۔ یہ خبر قادیان پولیس کے سب سے بڑے ذمہ دار شخص اور پھر انچارج صاحب چوکی تک بھی پہنچا دی گئی۔ اول انکار کرتے وعدہ کیا کہ میں تحقیقات کرونگا اور اگر یہ درست ہوا تو نوٹس لوں گا۔

مگر چند دن کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ احمد علی بٹ بغلیں بجاتا ہوا کہہ رہا ہے۔ کہ میرا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے

اور حقیقت میں ہم نے دیکھا کہ کسی نے اس سے پرسش نہیں کی اور وہ بدستور اپنی شرارتوں میں بڑھتا گیا

عطاء اللہ شاہ بخاری سے مصافحہ کرنے میں ایک سب انسپکٹر مارا گیا

ہمارے تعجب کی کوئی حد نہ رہی جبکہ ہم نے سنا کہ عطاء اللہ شاہ بخاری سے گوردا سپور میں ایک سب انسپکٹر نے جب سادگی سے مصافحہ کیا تو اسے پکڑ لیا گیا اور اس کی گذشتہ خدمات کو نظر انداز کرتے ہوئے اسپر محکمانہ کارروائی کی گئی۔

مگر یہاں ایک خطرناک دشمن حکومت جماعت کے جھنڈے کو ایک کارخاص کا سپاہی باندھتا ہے اور اس کی اطلاع افسران کو بھی مل جاتی ہے۔ وہ تحقیقات بھی کرلیتے ہیں۔ مگر پھر اسپر کوئی باز پرس نہیں کرتے اور وہ اینٹھتا پھرتا ہے (باقی پھر)

وصایا

نمبر ۳۱۶ ۱۴ مسماۃ عائشہ بی بی بنت حکیم شیخ احمد صاحب قوم اوان عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن بھیرہ ڈاکخانہ خاص تحصیل بھلوال ضلع شاہ پور سرگودہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۲/۱/۳۸ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائیداد اسوقت صرف ایک طلائی ہار ہے جس کی قیمت یکصد بیس (۱۲۰) روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات کیوقت جو بھی جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم اپنی جائیداد کو وقف کے ۱/۳ حصہ میں سے داخل خزانہ کرونگی تو اس کی رسید لوں گی جو اصل رقم وصیت کردہ مذکور سے منہا تصور ہوگی

العبد :- عائشہ بی بی نشان انگوٹھا۔

گواہ شد :- ایچ ایم مرغوب اللہ احمدی محاسب جماعت احمدیہ پشاور

گواہ شد :- عبد المجید احمدی محلہ نوشہرہ پشاور

نمبر ۴۱۷ ۱۴ مسماۃ آمنہ بیگم زوجہ مولوی محمد حسن قوم شیخ عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن نانگٹ ڈاکخانہ خاص تحصیل وضلع لدھیانہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۹/۴/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ اسوقت میرا زیور طلائی قیمتی مبلغ پانصد بارہ ۵۱۲/- روپیہ کا ہے اور مہر مبلغ سات سو پچاس ۷۵۰/- روپیہ کا ہے۔ اور زیور نقرئی مبلغ بارہ روپیہ کا ہے۔ کل رقم مبلغ بارہ سو چوہتر ۱۲۷۴/- روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اگر اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ منظور ہوگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی

العبد آمنہ بیگم بقلم خود گواہ شد برکت علی لائق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لدھیانہ گواہ شد محمد حسن ہیڈ ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول لدھیانہ ۳۰/۴/۳۸

قادیان میں سلور جوبلی کا پروگرام

پہلا دن یکم مئی ۱۹۳۵ء

بوقت عصر پانچ بجے ریتی چھلہ کے احاطہ میں دو میچ ہونگے

پہلا میچ دوڑ ۱۰۰ گز ۲۲۰ گز ۴۴۰ گز

دوسرا میچ کبڈی کا ہوگا۔

بعد نماز مغرب جلسہ ہوگا۔ جس میں زیر صدارت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور مولانا نیر صاحب کی تقریر ہوگی۔

دوسرا دن ۔ ۲ مئی ۱۹۳۵ء

بعد نماز عصر کھلے میدان میں رگر بیچ کا میچ ہوگا

چونکہ اس دن تمام احمدی روزہ دار ہوں گے ۔ اسلئے مساجد میں شیرینی تقسیم کر کے ان کے روزے افطار کرائے جائینگے ۔ اور دعا کرائی جائیگی

تیسرا دن ۔ ۳ مئی ۱۹۳۵ء

صبح ۶½ بجے سے ۹½ بجے تک کرکٹ کا میچ ہوگا

بعد نماز عصر پہلوانوں کا دنگل ہوگا۔

چوتھا دن ۴ مئی ۱۹۳۵ء

صبح ۶ بجے سے ۷½ بجے تک ہاکی میچ ہوگا

بعد نماز عصر والی بال میچ ہوگا

بعد نماز مغرب جلسہ ہوگا ۔ جس میں ۷ مختلف زبانوں میں برکات سلطنت برطانیہ پر تقریریں ہونگی

پانچواں دن ۵ مئی ۱۹۳۵ء

بعد نماز عصر فٹ بال کا میچ ہوگا

بعد نماز مغرب مساکین کو کھانا کھلایا جائے گا

بعد نماز عشا مشاعرہ ہوگا۔

چھٹا دن ۶ مئی ۱۹۳۵ء

صبح ۶½ بجے سے ۷ بجے تک گتکا

۷ سے ۸½ بجے تک احمدیہ ٹریٹوریل کمپنی کے نوجوانوں کی فوجی ڈرل و پریڈ اور دیگر کرتب دکھائے جائینگے ۸½ بجے سے ۱۰ تک نیزہ بازی گھوڑ دوڑ ہوگی بعد نماز عصر جلوس نکلے گا۔

بعد نماز مغرب جلسہ ہوگا۔

ساتواں دن ۷ مئی ۱۹۳۵ء

صبح ۶½ بجے سے ۸ بجے تک متفرق کھیل ہونگے۔

بعد نماز عصر جلسہ ہوگا جسمیں امید ہے کہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ بھی تقریر فرمائیں گے۔

قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ سرحد پر پیغامیوں کی طرف سے صریح جھوٹا الزام

مورخہ ۷ راپریل ۱۹۳۵ء کے اخبار پیغام صلح لاہور میں ایک سمندر ہزاروی کے نام پر پیغامیوں نے ایک مضمون شائع کرایا ہے ۔ جس میں قاضی صاحب پر یہ الزام لگایا گیا ہے جماعت احمدیہ کے اکثر افراد کی موجودگی میں ۔ درس دیتے وقت ایک سائل کے جواب میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کے غلام تھے اور تجارتی مال غبن کرتے رہے اور مال حرام کھاتے رہے نعوذ باللہ یہ سراسر قاضی صاحب پر بہتان عظیم ہے اور ایک آوارہ گرد بد چلن اور چور لڑکے کو آلہ کار بنا کر اپنی ناکامیوں نامرادیوں اور دیرینہ عداوتوں کا بخار نکالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

پیغامیوں نے اپنی طرف سے یہ کوشش کی ہے کہ صوبہ سرحد کے مسلمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہتک آمیز الفاظ سنکر مشتعل ہو جائینگے اور وہ قاضی صاحب کو جانی اور مالی نقصان پہنچانے پر آمادہ ہو جائینگے ۔ مگر خوشی کی بات ہے کہ شریف مسلمان پیغامیوں کے اس باطل پروپیگنڈے سے نفرت کا اظہار کر رہے ہیں اور خیال ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرہ بھی عزت نہیں ۔ اگر ہوتی تو ایسے بیہودہ الفاظ بغیر سوچے سمجھے اور بغیر تحقیقات شائع کر کے رسول خدا کی بے عزتی نہ کرتے ۔ دراصل انہیں لوگوں نے رسول خدا کی ہتک کی ہے ۔ جنہوں نے فتنہ پیدا کرنے کے لئے ایک بات خود گھڑ لی ۔ اور پھر اپنے قلم سے گندے الفاظ لکھے ۔ اس الزام کے مجرم قاضی محمد یوسف صاحب نہیں ہیں ۔ بلکہ سمندر ہزاروی اور اسکو آلہ کار بنانے والے اور پھر اس مضمون کو شائع کرانے اور کرنے والے ہیں ۔

کل مورخہ ۲۰ راپریل کو سمندر ہزاروی کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے ۔ گورنمنٹ اس پر مقدمہ چلائے گی۔

(خاکسار منشی احمد دین خان یوسف زئی)

THE STAR HOSIERY WORKS. L.T.D. QADIAN

قومی تجارت کو فروغ

دینے کے لئے

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کے حصص خرید فرمائیں ۔ قیمت فی حصہ دس روپے ہے جو مندرجہ ذیل طریق پر قابل ادا ہیں :-

درخواست کے ہمراہ ــــ مبلغ دو روپیہ فی حصہ

تخصیص حصص ــــ " تین روپیہ "

مطالبہ اول ــــ مبلغ دو روپے آٹھ آنے ⎫ ان ہر دو مطالبوں میں کم

مطالبہ ثانی ــــ مبلغ دو روپے آٹھ آنے ⎭ از کم تین ماہ کا وقفہ ہوگا

مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے دفتر سے خط و کتابت فرمائیں

خادم

جنرل منیجر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

---

۲۳ مئی ۱۹۳۵ء کو یاد رکھو

۲۳ مئی ۱۹۳۵ء کو الحکم کا خاص نمبر قادیان کے ڈاکخانہ سے پوسٹ ہو جائیگا (انشاء اللہ تعالیٰ) ۲۶ مئی کے دن ان جلسوں کے لئے جن کا ارشاد حضرت امیر المومنین نے اپنی جماعت کو دیا ہے ۔ یہ اخبار ایک زبردست تبلیغی ہتھیار ہوگا ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت اور شمائل کے سوا اس نمبر میں کچھ نہ ہوگا ۔ وقت بہت تنگ رہ گیا ہے ۔ احباب جلد اپنی درخواستیں بک کرالیں ۔ پچاس کاپی سے زائد خریدار کو ۵ روپیہ فی سیکڑہ کے حساب سے اخبار دیا جائیگا ۔ اور باقیوں کو چار آنہ فی کاپی

خاص نمبر کا کوئی آرڈر بک نہیں کیا جائے گا جب تک اس کی قیمت پیشگی بنام منیجر اخبار روانہ نہیں کی جائے گی

(منیجر اخبار الحکم قادیان)

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمود احمد عرفانی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الحکم واقع تراب منزل الحکم سٹریٹ قادیان سے شائع ہوا)